کتابخانه جامع
جامعة العلوم
معاونت پژوهش
مرکز جهانی علوم اسلامی
۶ بهمن ۱۳۸۵

مرکز جهانی علوم اسلامی
جمهوری اسلامی ایران - قم - ۱۳۵۸

مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی

ترجمهٔ کتاب "المراقبات ج ۱" بزبان اردو

برای دریافت درجهٔ کارشناسی ارشد
در رشتهٔ فقه و معارف اسلامی

نگارش: محمدصادق ترابی

استاد راهنما: حجة الاسلام سیّد احتشام عباس زیدی

استاد مشاور: مجید طرقی اردکانی

بهمن - ۱۳۸۴

کتابخانه جامع مرکز جهانی علوم اسلامی
شماره ثبت: ۹۰۳
تاریخ ثبت:

▣ مسئولیت مطالب مندرج در این پایان نامه . به عهدهٔ نویسنده می باشد.

▣ هرگونه استفاده از این پایان نامه با ذکر منبع ، بلااشکال است و نشر آن
در داخل کشور منوط به اخذ مجوز از مرکز جهانی علوم اسلامی است.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیر وتشکر

حمد وثنا ہو خدائے لایزال کے لئے، درود وسلام ہو حضرت محمدؐ اور ان کی آل پاک پر۔ اس کے بعد ﴿مَنْ لَمْ یَشْکُرِ الْمَخْلُوْقَ لَمْ یَشْکُرِ الْخَالِقَ﴾ کے سنہرے اصول کے تحت مرکز جہانی علومِ اسلامی، ستاد پایان نامہ اور گروہ اخلاق وتربیت کے مسؤلین کا نہایت شکرگزار ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کے ترجمہ کے سلسلے میں میری پیش نہاد کو قبول کیا اور مجھے اس خدمت کا موقع دیا۔

میں اپنے استاد راہنما آقائے سیّد احتشام عباس زیدی (مدظلہ العالی) اور استاد مشاور آقائے مجید طرقی (مدظلہ العالی) کا بھی تہ دل سے شکرگزار ہوں کہ جنہوں نے اپنی گوناگون مصروفیات کے باوجود میری راہنمائی کی ذمہ داری قبول کی، اس راہ میں میری تمام مشکلات اور رکاوٹوں کو دور کیا اور مجھے ترجمہ اور اس کے قوائد وضوابط سے آگاہ کیا۔ مجھے خود اعتمادی، استقلال اور یہ جرأت بخشا کہ آئندہ اس راہ میں قدم اٹھا سکوں۔

البتہ اس سلسلے میں برادر محترم آقائے سیّد شاہد حسین کاظمی اور برادر محترم آقائے عید علی عابدی کی خدمات کو ہرگز فراموش نہیں کر سکتا۔ میں ان کا تہ دل سے شکرگزار ہوں، کہ انھوں نے اس کام کو اپنا کام سمجھا، اس کی ٹائپنگ، کمپوزنگ اور دیگر تمام مراحل سے لے کر موجودہ صورت میں آنے تک اپنے دن رات ایک کر دیا۔ ان کے تعاون اور انتھک کوششوں سے یہ کتاب ایک بہترین شکل میں سامنے آئی۔

والسلام: الاحقر محمد صادق ترابی

انتساب

حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی عظمت اور شأن ومنزلت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے اپنی اس قلیل سی کاوش کو اُن کی خدمتِ اقدس میں تقدیم کرتا ہوں تا کہ اُن کی شفاعت شامل حال ہو اور خدا وند عالم کی درگاہ میں میری یہ ناچیز کوشش قابل قبول واقع ہو۔ کیونکہ آپ (س) نہ صرف ائمہ اطہارؑ کی ماں ہیں بلکہ اپنے بابا کے لئے بھی ماں کی حیثیت رکھتی ہیں جیسا کہ خود رسول گرامی اسلام نے ارشاد فرمایا: (فاطمة ام ابیها) چنانچہ آپ (س) کی رضا خدا کی رضا اور آپ کا غضب خدا کا غضب ہے۔ اور آپ (س) کی سفارش کبھی بھی رد نہیں ہوتی۔

چکیدہ مطالب

یہ کتاب سیر وسلوک، عبادت اور بندگی خدا کے مختلف راستوں اور اس کے آداب وشرائط کے اوپر لکھی گئی ہے۔ اور اس مطلب کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ خدا کے صالح اور پرہیزگار بندے کس قسم کے عبادات کو بجالائیں ان عبادات کو کس وقت اور کس کیفیت وانداز سے بجالائیں تاکہ خداوند عالم کی رضا اور تقرب کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرسکیں۔ پسندیدہ اور اسلامی اخلاق کے اوپر کاربند رہ سکیں، شیطانی اور اخلاق رزیلہ سے بچ سکیں۔

چنانچہ اس کتاب کے اندر سال کے مختلف دنوں، راتوں اور مخصوص اوقات میں جو اہم اعمال ہیں ان کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سیر وسلوک اور معارف اسلامی کے مختلف پہلوں کے اوپر نہایت ہی مفید مطالب کو بیان کیا ہے۔ لہذا سال کے بارہ مہینوں کی مناسبت سے اس کتاب کو بارہ فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ فصل اول ماہ محرم الحرام کے وظائف اور اس کے اعمال کے اوپر مشتمل ہے۔ اس کے ضمن میں امام حسینؑ سے عشق ومحبت کا اظہار کرنا، مجالس عزا کو برگزار کرنا، امام عالی مقامؑ اور ان کے آل پاک کے اوپر جو مصائب آچکے ہیں ان کو یاد کرتے ہوئے امام مظلومؑ، جوانان بنی ہاشم اور آپ کے باوفا اصحاب کی جانسوز شہادت کے اوپر رونا وغیرہ... ان تمام موضوعات کے اوپر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ دوسری فصل ماہ صفر المظفر کے اعمال اور وظائف کے اوپر شامل ہے۔ ضمناً ۲۰ صفر چہلم امام حسینؑ کی مناسبت سے جو خصوصی اعمال ذکر ہوئے ہیں ان کو بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ امام حسینؑ کے سر مبارک کو شام سے واپس لاکر کربلا میں بدن اطہر کے ساتھ دفن کرنے کے متعلق سیّد ابن طاؤس کے نظریہ کے اوپر اپنی تحقیق کو پیش کیا ہے۔ اس مہینے کے آخر میں پیغمبر اکرمؐ اور امام حسن مجتبیٰؑ کی جدائی کے حوالے سے مؤمنین کا جو فریضہ بنتا ہے اسے بیان کیا ہے۔

تیسری فصل میں ماہ ربیع الاول اوراس کے اندر جومخصوص مناسبتیں ہیں جیسے؛ ۸ ربیع الاول کوامام حسن عسکریؑ کی شہادت، ۹ ربیع الاول کوخدااور رسولؐ کے دشمن کی ہلاکت کی مناسبت سے شیعیان علیؑ کے لئے خوشی کادن، ۱۰ ربیع الاول کو پیغمبراکرمؐ اور حضرت خدیجہ کبریٰ (س) کی شادی اور ۱۷ ربیع الاول کو پیغمبر اکرمؐ کی ولادت باسعادت کی مناسبت سے مومنین کے فرائض اوراہم اعمال کو بیان کیا ہے۔ چوتھی فصل کے اندر ماہ ربیع الثانی کے اعمال اور ولادت باسعادت امام حسن عسکریؑ کی مناسبت سے خصوصی اعمال کو بیان کیا ہے۔ پانچویں فصل کے اندر جمادی الاول کے اعمال اور وظائف، چھٹی فصل کے اندر جمادی الثانی کے اعمال اور وظائف کو بیان کیا ہے۔ چنانچہ ۳ جمادی الثانی کو حضرت زہرا (س) کی ولادت باسعادت کی مناسبت سے خصوصی اعمال اوران کے فضائل کے اوپر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

ساتویں فصل کے اندر ماہ رجب کی عظمت وفضیلت اوراس کے مخصوص اعمال کو بیان کیا ہے۔ اس کے ضمن میں بہت سارے علمی اور اخلاقی مسائل کو ذکر کیا ہے، جیسے اس مہینے میں روزہ رکھنے کا ثواب، افطار اور سحری کی کیفیت اور مقدار، حضرت سلمانؓ کی نماز اوراس مہینے کے اہم دعائیں اور نمازیں، امیرالمومنینؑ کے فضائل، عید مبعث کی عظمت اوراس کے اعمال کو بیان کیا ہے۔

آٹھویں فصل میں ماہ شعبان اوراس کے مخصوص اوقات کے اہم اعمال، ۳ رشعبان اور ۱۵ رشعبان کے دن کی عظمت، اسی طرح ماہ شعبان کے آخری جمعہ کے اعمال اور وظائف کو بیان کیا ہے۔

نویں فصل میں ماہ مبارک رمضان کے اعمال اور وظائف، روزہ کا فلسفہ، بھوک کے فائدے اور اس سلسلے میں دوسرے بہت سارے مطالب ذکر کئے ہیں جیسے روزہ کے درجات، نیت، سحری اور افطاری کے اعتبار سے روزہ داروں کے اقسام، ماہ رمضان کی فضیلت، صحیح اور مقبول روزوں کے شرائط، دعا، تلاوت کلام اللہ مجید اوراس کے ضمن میں بہت سارے مفید مطالب کو بیان کیا ہے

فہرست مطالب

عرض مترجم.. ۱

مقدمہ مؤلف.. ۱۰

پہلی فصل:

ماہ محرم الحرام کے اعمال اور وظائف............................ ۲۸

ترک لذّت.. ۳۰

امام حسین علیہ السلام سے محبت کا اظہار.......................... ۳۲

عشرہ اوّل محرم الحرام کے دوسرے اعمال.......................... ۳۴

قمری سال کا پہلا دن.................................... ۳۴

خلوص نیت کی اہمیت.................................... ۳۵

۲۱ محرم الحرام کے دن روزہ مستحب ہونے کی وجہ.................. ۳۸

آخر ماہ محرم الحرام کے اعمال اور وظائف.......................... ۳۹

دوسری فصل:

ماہ صفر المظفر کے اعمال اور وضائف.......................... ۴۱

۲۰ صفر چہلم امام حسین (ع).............................. ۴۳

سید ابن طاؤسؒ کے نظریہ کی تحقیق.......................... ۴۴

پیامبر اکرمؐ کا یوم وفات.....................۴۵

تیسری فصل:

ماہ ربیع الاول کے اعمال اور وظائف.....................۴۹
اس مہینہ کے اہم اعمال.....................۵۳
۸ربیع الاول: شہادت امام حسن عسکری (ع).....................۵۳
۹ربیع الاول: شیعیان علیؑ کی خوشی کا دن.....................۵۴
۱۰ربیع الاول: ازدواج پیغمبر اکرمؐ حضرت خدیجہ (س) کے ساتھ.....................۵۴
۱۷ربیع الاول: روز ولادت باسعادت آنحضرت (ص).....................۵۵
پیغمبر اکرمؐ کے مبارک نام.....................۵۷
۱۷ربیع الاول کے اعمال.....................۶۰
عید کی حقیقت اور اس کے اعمال.....................۶۰

چوتھی فصل:

ماہ ربیع الثانی کے اعمال اور وظائف.....................۶۴
ولادت باسعادت امام حسن عسکریؑ.....................۶۵

پانچویں فصل:

ماہ جمادی الاول کے اعمال اور وظائف.....................۶۸

۱۵جمادی الاول...۶۹

چھٹی فصل :

ماہ جمادی الثانی کے اعمال اور وظائف..............................۷۱
حضرت زہرا(س) کی شہادت..۷۲
۱۹جمادی الثانی کی رات...۷۶
۲۰جمادی الثانی...۷۶
حضرت زہرا(س) کے فضائل..۷۷

ساتویں فصل :

ماہ رجب کی عظمت وفضیلت...۷۹
رجب کی پہلی رات...۹۱
ماہ رجب کی نوچندی...۹۷
یاددہانی..۹۹
ماہ رجب کے پہلے دن کے اعمال.......................................۹۹
روزہ کے بارے میں کچھ یاددہانیاں...................................۱۰۱
اخلاص کی اہمیت..۱۰۳
بے ریااور ریاوالے روزہ کی پہچان....................................۱۰۴

افطار و سحری کی کیفیت اور مقدار ۱۱۳

نماز حضرت سلمان فارسی ۱۱۴

توجہ ۱۱۶

رجب کے مہینے کی دُعائیں ۱۱۶

دُعا پُوری توجہ کے ساتھ پڑھنا چاہیئے ۱۱۹

اس مہینہ کی نمازیں ۱۲۲

۱۳/رجب ۱۲۳

امیر المؤمنینؑ کے فضائل ۱۲۴

۱۵/رجب اور نماز حضرت سلمانؓ کا دوسرا حصہ ۱۲۹

۲۷/رجب کی فضیلت ۱۳۳

۲۷/رجب کی رات ۱۳۳

مبعث کے دن اور رات کے حق کو سمجھنا ۱۳۴

۲۷/رجب کا دن ۱۳۵

رجب کا آخری دن اور نماز سلمان محمدی کا تیسرا حصہ ۱۳۹

آٹھویں فصل :

ماہ مبارک شعبان المعظم کے اعمال اور وظائف ۱۴۱

مناجات شعبانیہ..................۱۴۳

اس مہینہ کے اعمال..................۱۴۵

تین شعبان کا دن..................۱۴۸

۱۵رشعبان المعظم کی فضیلت..................۱۴۸

۱۵رشعبان کے رات کی نمازیں..................۱۵۰

۱۵رشعبان کے رات کے دوسرے اعمال..................۱۶۰

ماہ شعبان کا آخری جمعہ..................۱۶۸

ماہ شعبان کے آخری تین دن..................۱۶۹

نویں فصل :

ماہ رمضان المبارک کے اعمال اور وظائف..................۱۷۰

بھوک کے فائدے..................۱۷۱

روزے کے درجات..................۱۷۸

روزہ داروں کی قسمیں..................۱۷۸

خدا کو عبادت کے لائق سمجھ کر عبادت کرنے سے متعلق گفتگو..................۱۷۹

روزہ داروں کی خوراک کے اقسام..................۱۸۳

افطاری اور سحری کے اعتبار سے روزہ داروں کے اقسام..................۱۸۴

افطار اور سحر کے کچھ آداب ۱۸۵
صحیح اور مقبول روزے کے شرائط ۱۸۶
ماہ مبارک رمضان کی فضیلت ۱۸۷
ماہ رمضان کی فضیلت کے بارے میں کلام رسول اکرم (ص) ۱۸۸
خدا کی عفو و بخشش کی راہ پر گامزن ہونا ۱۹۳
ائمہ معصومینؑ کے دعاؤں کی عظمت ۱۹۶
تلاوت قرآن مجید اور دعا کے آداب ۱۹۶
قرآن مجید کے اوپر غور و فکر کرنا ۱۹۷
قرآن مجید کے مطالب کا سمجھنا ۱۹۷
قرآن مجید کے مطالب کو سمجھنے اور اس پر غور کرنے کا ایک نمونہ ۱۹۹
قرآن مجید کو سمجھنے کی راہ میں رکاوٹیں ۲۰۳
دعا کی تعریف ۲۰۶
دعا کے شرائط ۲۰۶
نیک لوگوں کے دعا قبول نہ ہونے کی وجہ ۲۰۸
ایک سوال اور اس کا جواب ۲۱۰
خدا سے متعلق خوش بینی اور دین کے اندر سستی میں فرق ۲۱۲

دوستی خدا کے لئے ہونی چاہئے..........۲۱۹
ایک اہم عمل جو طالبان راہ حق کیلئے بہت موٴثر ہے..........۲۲۵
دعا کے باطنی شرائط..........۲۳۰
نتیجہ بحث..........۲۳۲
منابع وماخذ..........۲۳۵

☆☆☆

عرضِ مترجم

الحمدللّٰہ ربّ العالمین ، والصّلاۃُ و السّلام علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین، محمد وعلیٰ آلہِ الطیبین الطاھرین،والّعن الدّائم علی اعدائھم اجمعین ، امّابعد:

یہ کتاب پرودگار عالم کی توفیقات، ائمہ طاہرینؑ کے لطف وکرم بالخصوص امام زمان(عج) کی عنایات خاص سے پایان نامہ کے طور پر اپنے وظیفے کوانجام دینے اور عموم مومین کے استفادہ کی خاطر پیش کرتا ہوں۔

البتہ جو چیز باعث اور سبب بنا کہ میں اس کتاب نفیس کا اردو میں ترجمہ کروں وہ یہ ہے کہ جب توفیقات الٰہی سے سطحیات کوتمام کرلیا اور پایان نامہ لکھنے کا مرحلہ پہنچا تو میں نے سوچا کسی ایسے موضوع پر لکھنا چاہئے کہ جوتمام انسانوں کے لئے مفید ہواور لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں، تا کہ بندہ حقیر اور عاصی کے لئے سعادت ابدی اور نجات کا ذریعہ بن سکے اس مطلب کے اوپر کافی غور و فکر کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ کوئی موضوع ایسا نہیں ہے کہ جس کے اوپر علمائے اعلام اور بزرگان دین نے کوئی کتاب، رسالہ یا مقالہ نہ لکھا ہو۔اگر صحیح معنوں میں جستجو اور تحقیق کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف ایک، دو یا تین کتابیں بلکہ ہر موضوع کے اوپر کثرت سے کتابیں، رسالے اور مقالات موجود ہیں۔لہذا اس چیز کے اندر مجھے کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آیا، اسی لئے تحقیق کے بجائے ایک اچھی سی کتاب کا ترجمہ کرنے کوزیادہ مناسب سمجھا، اور ترجمہ کو تحقیق پر ترجیح دیا۔ بالفرض تحقیق کرنے کے لئے اگر کسی موضوع کوانتخاب کر بھی لیتا تو میں نے اپنے آپ کو اس کا اہل نہیں پایا کہ اپنی طرف

سے کوئی نئی بات پیش کرسکوں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کرسکتا تھا کہ بزرگان کے اقوال کو ان ہی کی مختلف کتابوں سے جمع کر کے پیش کروں۔ لہٰذا میں نے یہ مناسب سمجھا کہ علمائے اعلام اور پیشوایان دین کے کتب اور اثرات میں سے کسی ایک کا ترجمہ کروں۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر اس کتاب کو میں نے سب سے زیادہ مناسب سمجھا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک میرے علم میں ہے اس کتاب کا اس سے پہلے ترجمہ بھی نہیں ہوا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ گروہ اخلاق وتربیت کے مسؤلین نے میری اس پیش نہاد کو قبول کیا جس کی بنا پر مجھے یہ توفیق اور سعادت نصیب ہوئی کہ میں اپنی اس دلی مراد کو پورا کرسکوں کہ جس کے بارے میں کافی عرصہ پہلے سے تصمیم لے چکا تھا۔ پس یہ کتاب جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے ترجمہ ہے کتاب المراقبات کا جو نہایت قیمتی اور نفیس کتابوں میں سے ایک ہے۔ جسے عالم ربانی، فقیہ صمدانی، عارف باللہ، سالک الی اللہ حضرت آیۃ اللہ میرزا جواد آقا ملکی تبریزیؒ نے تالیف اور تحریر کیا ہے۔ یہ کتاب ان کی پوری زندگی کی زحمتوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اگرچہ صاحب کتاب اور ان کی تالیفات کسی قسم کی تعریف کے محتاج نہیں ہیں، انکا زہد وتقویٰ، علم ومعرفت اور آئمہ اطہارؑ سے عشق ومحبت کسی سے مخفی نہیں۔ بلکہ روز روشن کی طرح ہر خاص وعام پر عیاں ہے۔ اور ہر قسم کی دلیل وبرہان سے بے نیاز ہے۔

پھر بھی اپنے جیسے غافل افراد اور بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے (جو ان کی قدر ومنزلت اور عظمت وبلندی سے آشنا نہیں ہیں) نہایت ہی اختصار کے ساتھ صاحب کتاب اور خود کتاب کا مختصر سا تعارف پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ کسی بھی کتاب کی قدر وقیمت اس وقت تک معلوم نہیں ہوتی ہے جب تک لوگ صاحب اثر کی شخصیت اور عظمت سے آشنا نہ ہوں۔ اسی طرح جب تک لوگوں کو معلوم نہ ہو کہ یہ کتاب کس موضوع پر لکھی گئی ہے اور یہ اس کی دنیوی واخروی زندگی کے لئے کس قدر مفید ہے، اس کی سعادت ابدی اور نجات کے لئے کس قدر مؤثر ہے، تو اس وقت تک اس کی قدر وقیمت کو سمجھ

نہیں سکتے۔ اور اسے کوئی اہمیت نہیں دیتے ہیں۔

اسی لئے پہلے مؤلف کی زندگی کے متعلق مختصر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے بعد کتاب کی قدرو قیمت اور ارزش وافادیت کو بیان کیا جائے گا۔

زندگی نامہ مؤلف

عالم پرہیزگار، فقیہ نامدار، تاج العلماء، فخر العرفاء، استاد اخلاق و تہذیب، عارف کامل اور سالک واصل مرحوم آیۃ اللہ حاج میرزا جواد ملکی تبریزی ؒ نہایت باعظمت، متقی، پرہیزگار اور خدا کے مقرب ترین اور صالح بندوں میں سے ایک تھے۔ زمانہ ایسے افراد کو پیدا کرنے میں بہت بخل سے کام لیتا ہے۔ ہزاروں سال کے بعد ایسے افراد دنیا میں جنم لیتے ہیں۔ شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مرحوم میرزا جواد آقا ملکی تبریزیؒ ایران کے شہر تبریز میں پیدا ہوئے۔ بچپن اور جوانی کا زمانہ یہیں پر گزارا۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے حصول کی خاطر نجف اشرف کی طرف سفر کیا کیونکہ اس زمانے میں نجف اشرف علم وعرفان کا مرکز اور دنیا کا سب سے بڑا اور عظیم دینی درسگاہ شمار ہوتا تھا۔ نجف اشرف میں اپنی تعلیم وتہذیب کو اس دور کے نامور علماء اور مراجع عظام کی سرپرستی میں پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ چنانچہ اس دور کے جیّد علماء جیسے آخوند خراسانیؒ (مؤلف کفایۃ الاصول)، حاج آقا رضا ہمدانیؒ (مؤلف مصباح الفقیہ) اور محدث نوریؒ (مؤلف مستدرک الوسائل) کے محضر مبارک سے فیضیاب ہوئے۔ انہی ایّام میں عارف زمان، سلمان دوران، جمال السالکین، افتخار العارفین آخوند ملاّ حسینقلی ہمدانیؒ سے آشنا ہوتے ہیں کہ علم وعرفان، اخلاق اور تہذیب میں جن کی

کوئی نظیر نہیں ملتی۔ چودہ سال ان کی شاگردی کا شرف حاصل کرتے ہیں اور ان کے محضر مبارک سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ چنانچہ سیر وسلوک کے گُر، علمِ اخلاق اور عرفان کی عظمت و بلندی، تقویٰ، پرہیزگاری اور تہذیب نفس کے آداب ان کے محضر مبارک سے کسب کئے۔ یوں اخلاقی اور عرفانی فضائل کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

اس کے بعد مرحوم میرزا جواد آقا ملکی تبریزی اپنے آبائی وطن تبریز واپس آئے۔ چند سال کے بعد اپنے آبائی گاوں تبریز کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دیا اور وہاں سے شہر علم و اجتہاد قم مقدس کی طرف ہجرت کرتے ہیں۔ اور وہاں پر اپنی علمی اور عملی فریضہ کو انجام دینے میں مشغول ہوتے ہیں۔ تعلیم و تدریس اور تہذیبِ نفس کے ساتھ ساتھ تالیف کا کام بھی جاری رکھتے ہیں جس کے نتیجے میں نہایت قیمتی اور مفید آثار کو یادگاری کے طور پر چھوڑ جاتے ہیں۔ ایک مدت تک تعلیم و تربیت اور تہذیبِ نفوس کے فریضہ کو انجام دینے کے بعد بالآخر ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ ق کی صبح ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کرتی ہے اور اپنے دوست سے ملاقات کے شوق میں ملکوت اعلیٰ کی طرف سفر کرتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ علامات ایمان اور آثار یقین کے بارے میں جو کچھ آیات اور روایات کے اندر ذکر ہو چکا ہے۔ مرحوم ملکی تبریزیؒ ان کا ایک کامل اور اتم مصداق تھے۔ خدا اور اس کے مقرب بندوں کی محبت ان کے دل میں اس قدر زیادہ تھی کہ گویا ان کے دل سے آتش محبت کے شعلے اٹھ رہے تھے۔ ان کے اخلاقی اور عرفانی فضائل و کمالات اتنے زیادہ ہیں کہ توصیف اور بیان کی گنجائش سے باہر ہیں. یہاں پر ان کے حالات زندگی میں سے صرف ایک دو نکات کی طرف اشارہ کرتے ہیں شاید اس سے لوگ ان کی عظمت اور بلندی کو سمجھ سکیں۔

(۱) ان کے ایک قریبی اور با اعتماد شاگرد نقل کرتے ہیں کہ ایک رات خواب دیکھا کہ ایک صحرا میں ہوں۔ امام زمانہ (عج) ایک گروہ کے ساتھ نماز جماعت بجالانے کے لئے کھڑے ہیں. امام عالی مقام

سے ملاقات کی نیت سے قریب جاتا ہوں۔تو ایک جلیل القدر عالم دین کو ان کے ساتھ دیکھتا ہوں کہ عظمت،شرافت اور بزرگی کے آثار اس کے چہرے پر نمایاں تھے۔جب نیند سے بیدار ہوا تو سوچنے لگا کہ وہ جلیل القدر عالم کون تھا کہ وہ اس قدر امام زمانہ (عج) کے قریب تھا۔اس کی ملاقات کے شوق میں مشہد چلا جاتا ہوں۔وہاں پر وہ نظر نہیں آتے ہیں۔اسی نیت سے تہران چلا جاتا ہوں لیکن وہاں پر بھی ان کی زیارت نصیب نہیں ہوئی۔آخر کار شہر مقدس قم چلا گیا تو اُنہیں مدرسہ فیضیہ کے ایک کمرے کے اندر دیکھا کہ جو درس دینے میں مشغول تھا۔جب طالب علموں سے پوچھا کہ یہ شیخ کون ہے؟ تو مجھ بتایا گیا کہ یہ میرزا جواد ملکی تبریزی ہیں۔جب ان کی خدمت میں پہنچا تو انتہائی گرم جوشی سے میرا استقبال کیا اور میرے ساتھ اس طرح سے گفتگو کرنے لگا کہ گویا مجھے پہلے سے جانتا ہے۔اور میرے اس خواب سے بھی آگاہ ہے۔اس کے بعد میں نے ان کی شاگردی اختیار کی اور ہمیشہ ان کے ساتھ رہا،تو میں نے ان کو ایسا ہی پایا جیسے خواب میں دیکھا تھا۔

(۲) مرحوم میرزا ملکی تبریزی کے شاگردوں میں سے ایک شاگرد نے بتایا کہ ایک دن آقائے ملکی تبریزی درس کے بعد مدرسہ دار الشفاء میں ایک طالب علم کے کمرے میں چلے گئے اس کا احترام کیا اور اُس کا شکریہ بجالایا۔اس کے بعد وہاں سے باہر نکل آئے۔تو یہ شاگرد فرماتے ہیں کہ میں نے آقا سے اس کی وجہ دریافت کی،تو استاد نے فرمایا کہ کل سحری کے وقت میرے فیوضات میں کچھ اضافہ ہوا تو میں نے سمجھا کہ یہ فیوضات میرے اپنے کسی عمل کی وجہ سے نہیں ہیں۔جب میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ طلبہ نماز تہجد میں مشغول تھے اور میرے لئے دعا کر رہے تھے۔اس کے دعا کی وجہ سے میں ان فیوضات سے مستفید ہوا تھا۔اسی لئے میں ان کی ملاقات کو گیا تھا۔تا کہ ان کی محبت اور احسان کا شکریہ ادا کروں۔

(۳) حجۃ الاسلام مرحوم سید محمود یزدی آقای میرزا ملکی تبریزیؒ کے بہت قریبی دوستوں میں سے

ایک تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مرحوم ملکی تبریزیؒ جب نماز شب کے لئے اٹھتے تھے تو نماز تہجد کے آداب کو بجالاتے تھے۔ جیسے بارگاہ الٰہی میں سجدہ شکر کا بجالانا اور دعاؤں کا پڑھنا وغیرہ۔ اور کچھ مدت تک اپنے بستر پر ہی روتے رہتے تھے۔ اس کے بعد گھر کے صحن میں داخل ہوتے اور بار بار آسمان کی طرف دیکھتے تھے۔ اور اس آیۂ مجیدہ کی تلاوت کرتے تھے۔ ﴿اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ...﴾(۱) اور پھر اپنے سر کو دیوار کے ساتھ لگا کر روتے تھے اور جب وضوء کے لئے حوض کے کنارے بیٹھ جاتے تھے دوبارہ روتے تھے، اس کے بعد وضوء کر کے جب نماز پڑھنے کی خاطر جانماز کے اوپر کھڑے ہوتے تھے تو خوف خدا سے اس قدر روتے تھے کہ بے حال ہو جاتے تھے۔ اسی طرح نماز اور قنوت کے دوران بہت روتے تھے۔ اسی لئے دوست واحباب انہیں بہت زیادہ رونے والوں میں شمار کرتے تھے۔

کتاب المراقبات کی اہمیت:

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ کسی بھی اثر یا کتاب کی قدر و قیمت اور ارزش کا اندازہ ایک مرتبہ اس کے مؤلف کی عظمت اور بلندی سے لگایا جاتا ہے۔ اور ایک مرتبہ موضوع بحث اور بنی نوع انسان کے لئے مفید واقع ہونے کی وجہ سے اس کی قدر و قیمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، ان دونوں جہتوں سے دیکھا جائے، تو کتاب حاضر ایک عام انسان کے بیان اور توصیف سے باہر ہے۔ کیونکہ یہ کتاب علوم ومعارف، آئین وآداب بندگی کے اوپر ایک تلاطم خیز سمندر کے مانند ہے کہ اسے کسی پیمانہ یا کسوٹی پر پرکھا نہیں جا سکتا ہے اسی طرح صاحب کتاب ایک ایسے عظیم المرتبت پیشوا اور رہبر ہیں کہ کوئی بھی اس کی عظمت اور بلندی تک نہیں پہنچ سکتا ہے ان کی شخصیت کسی سے قابل قیاس نہیں۔

(۱) آل عمران: ۱۹۰